١١٩٩

سلسلہ

چودہواں معصوم

حضرت امام زمانہ عج

Ansariyan Publications
P.O.B 37185/187 QUM
Islamic RePublic Of Iran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

اس میں کوئی شک نہیں کہ چہاردہ معصوم کی سیرت و زندگی ہمارے لئے نمونہ عمل ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر طبقہ کیلئے سیرت معصومین سے متعلق مفید اور مناسب کتابیں لکھی جائیں۔ زیر نظر کتاب نوجوانوں اور جوانوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود ہمارے نوجوانوں اور جوانوں کو سیرت معصومین سے آشنا کرنے کیلئے مفید ثابت ہوگی آخر میں ہم حجۃ الاسلام جناب سید مہدی آیت اللّٰہی (ایرانی) جناب محمد افضل حیدری "پاکستانی" جناب نثار احمد (ھندی) اور جناب علی حیدر قاضی (ھندی) کے شکر گزار ہیں۔ کہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف و ترجمہ میں ہمارے ساتھ مخلصانہ تعاون کیا۔ خداوند متعال اُن کی توفیقات میں اضافہ اور انکو سعادت دارین سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

ناشر

پیارے بچوں اور عزیز نوجوانوں سے ایک بات

چونکہ مدد و تربیت کے لئے بہترین اخلاقی آئیڈیل کی ضرورت ہوتی ہے، اور اس سلسلہ میں ہمارے بہترین نمونہ مذہبی پیشوا اور ائمہ معصومین ہیں، آپ کو ان کی اخلاقی زندگی سے آشنا کرنے کے لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ معصومین کی زندگی کے مہم ترین پہلوؤں کی تحقیق کر کے ان کو سادہ الفاظ میں تحریر کریں جنھیں آپ بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

یہ رسالہ معصومین کے حالات زندگی پر مشتمل کئی اہم کتابوں کا خلاصہ ہے اور تاریخ داں حضرات نے مطالعہ و تحقیق کے بعد اس کی تائید فرمائی ہے

ہمیں امید ہے کہ آپ اس کو غور سے پڑھیں گے اور اپنی مدد آرا سے نوازیں گے اور ہم آپ کے اس تعاون پر آپ کا شکریہ ادا کرتے آئندہ کتابچہ میں انھیں اپنے لئے رہنما قرار دیں گے اس امید کے ساتھ کہ آپ اسلام حقیقی سے بہتر طور پر آشنا ہوں۔

ولادت

۱۵ ؍شعبان ۲۵۵ھ ہجری کو بارہواں قمر امامت طلوع ہوا اور شیعیان علیؑ کے دلوں کو منور کیا ،

عباسی خلفاء اور حکومتی کارندے سن چکے تھے کہ امام بارہ ہیں اور آخری امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہوں گے اور ان کی غیبت طولانی ہوگی ، یہ وہی ہیں جو پورے جہان پر حکومت کرینگے

ظالم حکمراں خوف و ہراس میں مبتلا ، تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح انھیں دنیا میں زندہ نہ رہنے دیں لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ فرعون اتنی قدرت و توانائی ، اور ہزاروں معصوم بچوں کے وحشیانہ قتل کے ، باوجود منشاء الٰہی کو نہ روک سکا ، وہ حضرت موسیٰؑ کے لئے گھر گھر کی تلاشی لے رہا تھا لیکن وہ خود اس کی گود میں پرورش پا رہے تھے ،

"معتمد" ، عباسی خلیفہ اور اپنے زمانہ کا فرعون امام حسن عسکریؑ کے گھر کی سخت نگرانی کر رہا تھا اور جب اس نے امام کو زہر دے کر زندان سے گھر منتقل کیا تو اپنے پانچ درباری بھی آپ کے ہمراہ بھیجے تاکہ ہر قسم کی ہنگامی صورت حال ، اور نیا حادثہ پیش آنے کی صورت میں اسے آگاہ رکھیں ۔

امام کی شہادت کے ساتھ ہی سامرا میں ہر طرف سے آہ و بکا کی صدائیں آنے لگیں ، اور تمام

لوگ اپنے کاروبار چھوڑ کر امامؑ کے خانۂ اقدس کی طرف چل دیئے اور جنازہ کو بڑی عزت و عظمت کے ساتھ کندھے دیئے اور مراسم کی انجام دہی کے لئے لے گئے ۔

عباسی خلیفہ نے جب عوام کا سیلاب دیکھا تو ڈر گیا اور اپنے ظلم کو چھپانے کی کوششیں شروع کر دیں تاکہ امامؑ کی شہادت کو ایک طبعی موت قرار دے سکے

"مُعتمد" نے اپنے بھائی کو امام کے جنازے میں شرکت کے لئے بھیجا اور کہا ساتھ ہی لوگوں سے گواہی بھی حاصل کرو کہ امامؑ کو کسی نے قتل نہیں کیا ۔

دوسری طرف خود اس نے امام کی میراث کو تقسیم کرنا شروع کر دیا تاکہ یہ ظاہر کرے کہ امامؑ کا کوئی بیٹا نہیں ہے جو آپؑ کی نماز پڑھائے اور آپ کے اموال کا وارث ہو ۔

اتنی کوششوں کے باوجود خدا کا حکم انجام پا چکا تھا (یعنی حضرت امام زمانہ کی ولادت ہو چکی تھی) اور جب امام حسن عسکریؑ نے جام شہادت نوش فرمایا تو حضرت امام زمانہ کی عمر ۵ سال تھی ، بالکل حضرت عیسیٰؑ کی طرح کہ وہ گہوارہ میں مقام نبوت پر پہنچے تھے اور آپ اس سن و سال میں مقامِ امامت پر فائز ہوئے ۔

جب آپ کے والد بزرگوار کا جنازہ رکھا گیا اور آپ کے چچا جعفر (جو اچھے آدمی نہیں تھے) نے نماز پڑھانا چاہی تو آپ نے اُسے ایک طرف کر دیا اور خود نماز جنازہ پڑھائی اور نماز کے بعد لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے

شیعہ نے امام حسن عسکریؑ کے زمانے میں آپ کو ان کے گھر میں دیکھ اور ان کی ہدایات و فرمان اپنے اس فرزند کے بارے میں سن چکے تھے ، لھذا امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد کافی مدت تک ان کا رازدارانہ طور پر آپ کے ساتھ رابطہ رہا ۔

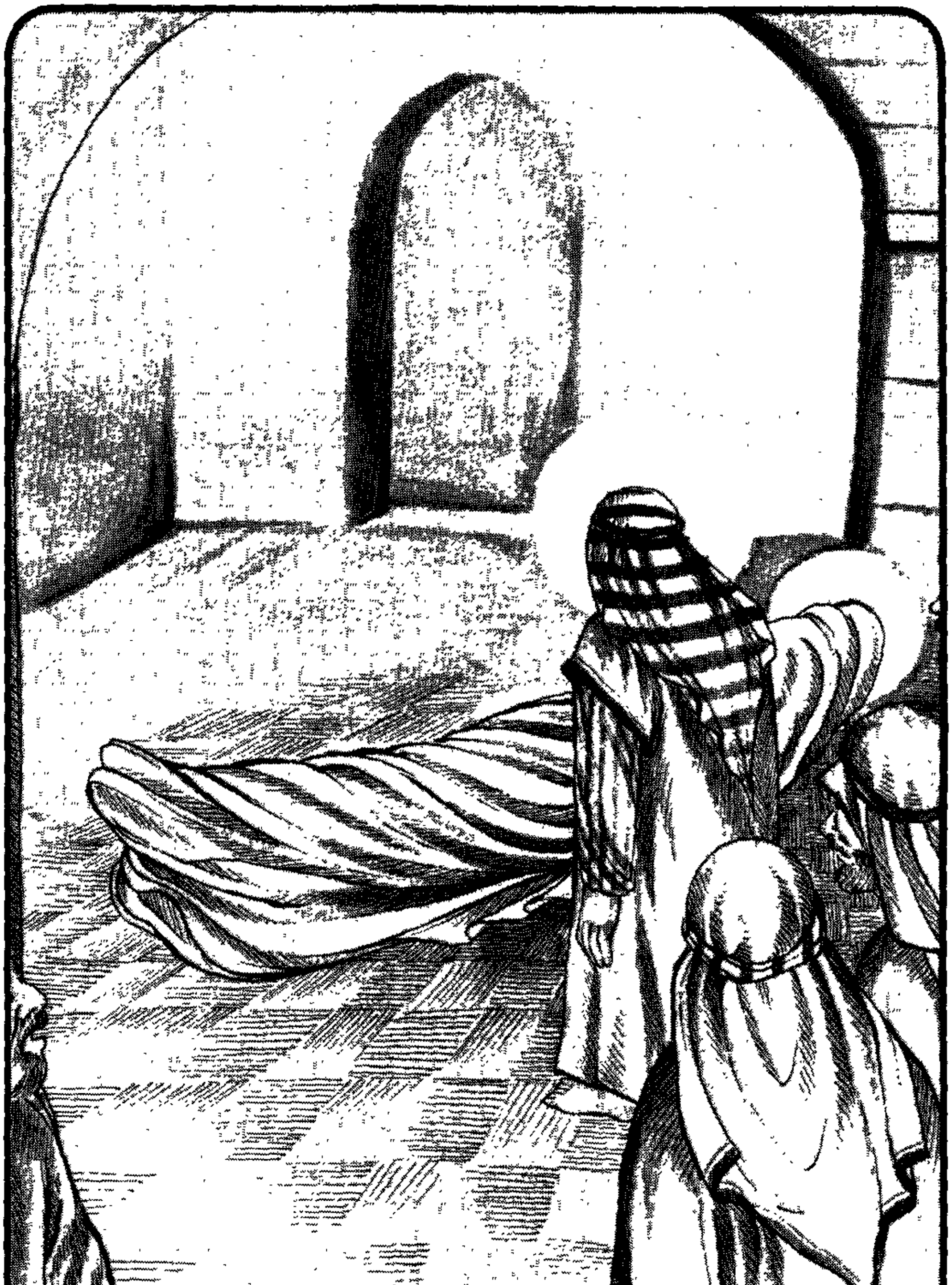

امام کی ولادت کیسے ہوئی

امام حسن عسکریؑ کی پھوپھی جناب حکیمہ خاتون نقل کرتی ہیں کہ ۱۵ شعبان جمعرات اپنے بھتیجے امام حسن عسکریؑ کے گھر گئی جب واپسی کے لئے رخصت ہونے لگی تو امام نے فرمایا " اے پھوپھی جان ! آج ہمارے ہاں قیام کیجئے کیونکہ آج ہمارے فرزند کی ولادت ہوگی " مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں جناب " نرجس " کی خدمت میں گئی لیکن مجھے ان کے حاملہ ہونے کے ظاہراً کوئی آثار نظر نہ آئے ، اس تعجب کے عالم میں اپنے آپ سے میں نے کہا " ولادت کے آثار تو کوئی نہیں " ۔ اسی لمحے امام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا " اے پھوپھی جان افسردہ نہ ہوں نرجس موسیٰؑ کی ماں اور یہ بچہ موسیٰؑ کی مانند ہے یہ بغیر کسی ظاہری علامت کے متولد ہوگا آپ نرجس کے پاس جائیں اور صبح آذان کے وقت اس کے بچے کی پیدائش ہوگی ۔

میں خوشحال ہوگئی اور جناب نرجس کی خدمت میں رہی اور جس طرح امامؑ نے فرمایا تھا طلوع آفتاب سے قبل ولادت کے آثار ظاہر ہوگئے ، اور پھر میرے اور نرجسؑ کے درمیان نور کا ایسا پردہ حائل ہوا کہ وہ مجھے نظر نہیں آرہی تھیں ، میں گھبرا کے کمرے سے باہر آئی اور سارا واقعہ امام کی خدمت میں عرض کیا ، حضرت مسکرائے اور فرمایا تھوڑی دیر کے بعد آپ کمرہ میں واپس چلی جائیں جناب نرجس کو وہیں پر ہی پائیں گی ۔

میں واپس کمرہ میں آئی دیکھا مولود سجدہ میں ہے جبکہ اس کی ایک انگلی آسمان کی طرف بلند ہے اور وہ اپنے خدا کی عظمت اور توحید کا اقرار کرتے ہوئے اس کی پرستش کر رہا ہے ۔

امام کی والدہ جناب نرجس کا واقعہ

"بشر انصاری" حضرت امام علی نقیؑ کے خادموں میں سے ایک تھے، اس سلسلہ میں وہ کہتے ہیں ایک دن امام ہادیؑ نے مجھے طلب کیا اور فرمایا میں تجھ سے ایسا کام لینا چاہتا ہوں جس کی انجام دہی تیرے لئے مفید ہوگی، حضرتؑ نے ایک خط کے ساتھ ۲۲۰ دینار کی تھیلی مجھے دی اور فرمایا یہ لو اور بغداد چلے جاؤ، فرات کے کنارے انتظار کرنا کل وہاں ایک کشتی آئے گی جس میں فروخت کے لئے کنیزیں ہوں گی، اکثر خریدار بنی عباس سے اور کچھ دیگر جوان ہوں گے اس کشتی میں ایک لڑکی ہوگی اور جب اسے کہا جائیگا کہ خریداروں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرے تو وہ یہ کام نہیں کرے گی ایک جوان، آگے بڑھ کر اس کے مالک سے کہے گا کہ میں اسے سونے کے ۲۰۰ دیناروں میں خریدتا ہوں مگر وہ بانو اسکو قبول نہیں کرے گی، پس اس کا مالک کہے گا کہ تجھے بیچنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں لہذا انھیں قبول کرو وہ اسے جواب میں کہے گی انتظار کرو میرا خریدار آجائیگا اس وقت تم آگے بڑھنا اور یہ خط اسے دیکر کہنا کہ اگر اس خط لکھنے والے شخص کے ساتھ یہ راضی ہو جائے تو میں اس کو خرید لوں گا" وہ خط پڑھنے کے بعد خوش ہو جائے گی اور تو اسے اس کے مالک سے خرید کر کے یہاں لے آنا "بشر" کہتے ہیں: میں نے حکم امام کی تعمیل کی اور اسے خرید کر لے آیا ـــــ

راستے میں اس نے اپنی تعجب انگیز داستاں یوں بیان کی:

میں بادشاہ روم کی بیٹی ہوں ـ اور میرے دادا حضرت عیسیٰؑ کے قریبیوں سے ہیں، میرا والد چاہتا تھا کہ میری شادی اپنے بھتیجے سے کرے، ایک دن محل میں پُر وقار

تقریب کا اہتمام کیا اور اس نے اپنے بھتیجے کے ساتھ مجھے تخت پر بٹھا دیا، میری شادی کی رسم ادا کرنے کے لئے تمام مسیحی بزرگان محل میں جمع تھے کہ اچانک زلزلہ آیا اور اس نے تمام چیزوں کو الٹ دیا اور میرا چچازاد بھائی بھی تخت سے گر پڑا۔ دوبارہ محل کو سجایا گیا لیکن پھر ویسے ہی ہوا۔ مسیحی بزرگان نے اس کام کو بدفال تصور کیا اور سب لوگ محل سے چلے گئے۔

اس رات "میں" بہت افسردہ اور پریشانی کی حالت میں سو گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ چند نورانی لوگ محل میں تشریف لائے ہیں ان میں ایک حضرت عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبر اسلامؐ تھے، پیغمبر اسلامؐ نے حضرت عیسیٰ کی طرف رخ کیا اور فرمایا "میں آپ کی اس رشتہ دار لڑکی کی اپنے بیٹے کے لئے خواستگاری کرتا ہوں" حضرت عیسیٰؑ بہت خوش ہوئے اور اس خواہش کو قبول کر لیا، میں نیند سے بیدار ہوئی اور اس خواب کا تذکرہ کسی کے سامنے بھی نہ کیا یہاں تک کہ میں ایک دن بیمار ہو گئی، میرے والد ہر قسم کے طبیب کو لائے لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی میرا علاج نہ کر سکا۔

ایک دن میں نے اپنے باپ سے کہا کہ میری صحت یابی کے لئے تمام اسیر مسلمانوں کو رہا کر دو اس نے میری خواہش کو قبول کیا اور انہیں رہا کر دیا اور میں ٹھیک ہو گئی، اسی رات پھر کچھ نورانی خواتین کو میں نے خواب میں دیکھا ان میں ایک حضرت مریمؑ اور دوسری حضرت فاطمۃ الزہراؑ تھیں، پیغمبر اسلامؐ کی بیٹی آگے بڑھی اور مجھے کہا "اگر میرے بیٹے کی زوجہ بننا چاہتی ہے تو تیرا مسلمان ہونا ضروری ہے"، میں نے خواب میں ان کے ہاتھوں اسلام قبول کیا، اور وہ مجھے اپنے ہمراہ امام حسن عسکریؑ کے پاس لے گئیں اور ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی، شب و روز مجھے آرام نہ آتا یہاں تک کہ میں نے ایک رات حضرت امام حسن عسکریؑ کو خواب میں دیکھا اور ان سے عرض کی کہ میں کیونکر اور کیسے آپ کی زوجہ بن سکتی ہوں؟

انہوں نے فرمایا : " عنقریب تمہارا باپ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے لئے لشکر بھیجے گا اور تم لشکر کے پیچھے ہو گی ، اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح و کامیابی ہو گی اور تمہیں اسیر کر کے فروخت کرنے کے لئے بغداد لائیں گے ، کشتی فرات کے کنارے لنگر انداز ہو گی تجھے فروخت کے لئے جب باہر لائیں گے تو بہت سے خریدار تجھے خریدنا چاہیں گے لیکن تم صبر کرنا اور جو تجھے خریدنے کے لئے آئے گا اس کے پاس میرے والد بزرگوار کا خط ہو گا اور وہ تجھے خرید کر کے اپنے ساتھ لائے گا ، میں نیند سے بیدار ہوئی مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی ، ایک مدت کے بعد وہی ہوا جو امام نے فرمایا تھا " اے بُشر " ابھی تک اس راز سے کوئی بھی آگاہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مجھے پہچانتا ہے لہٰذا احتیاط کرنا اور اس سارے واقعہ کا تذکرہ کسی کے سامنے نہ کرنا ۔

" بُشر " کہتے ہیں کہ جونہی انہوں نے اپنی داستان کا تذکرہ کیا مجھ پر ان کا رعب طاری ہو گیا اور اس کے بعد میں پہلے سے زیادہ ان کا احترام کرنے لگا اور ایک خادم کے طور پر ان کے ہمراہ رہا ، آخر میں نے انہیں حضرت امام صادقؑ کی خدمت میں پہنچایا ۔ حضرتؑ نے ان سے سوال کیا کہ "تم نے اسلام کو کیسے اختیار کیا" انہوں نے جواب دیا " ایسی چیز مجھ سے پوچھ رہے ہیں جس کو آپ بہتر جانتے ہیں" اس وقت امامؑ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا " تجھے بشارت ہو ایسے فرزند کی جو پورے جہان کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا اور جس کی سب لوگوں کو انتظار ہو گی ، اور پھر اپنی بہن جناب حکیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا : اے خواہر یہ وہی بانو ہے کہ جس کا آپ کو انتظار تھا اسے اپنے ساتھ لے جائیں اور اسے احکامِ اسلام سے آگاہ و آشنا کریں
جناب حکیمہ خاتون نے اسے سینے سے لگایا اور نہایت احترام کے ساتھ اپنے ہمراہ لے گئیں ۔

امامؑ کی زندگی کے مختلف دور

امام علیہ السلام کی زندگی کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔

(۱) ولادت سے لیکر امام حسن عسکریؑ کی شہادت تک جبکہ آپ کی عمر ۵ر سال تھی ۔

امام حسن عسکریؑ کی ملاقات کے لئے مختلف علاقوں سے آنے والے بزرگان اور علماء نے آپ سے بھی ملاقاتیں کی تھیں اور بہت سے مسائل بھی دریافت کیئے تھے اور خود امام حسن عسکریؑ بھی اپنے فرزند کو ان لوگوں کے سامنے لاتے اور ان کے متعلق بہت ہی سفارش کرتے ۔

(۲) چھٹے سال کی عمر سے شروع ہو کر ۷۴ر سال کی عمر تک باقی رہنے والا غیبت صغریٰ کا دور ۔

اس دور میں حکومت کے کارندے تو امامؑ کی ملاقات سے محروم تھے لیکن آپ کے محب اور دوست آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوتے اور مختلف مسائل سے متعلق دریافت کرتے ۔

اس دور میں چار آدمی آپ کے خاص نائب تھے جو امامؑ اور لوگوں کے درمیان واسطہ تھے رقومات اور خطوط امام کی خدمت میں لے جاتے اور ان کے جوابات لوگوں تک پہنچاتے ان چار افراد کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) عثمان بن سعید　　(۲) محمد بن عثمان

(۳) حسین بن رَوح　　(۴) علی بن محمد سَیمُریؒ

یہ لوگ حضرت امام کے بااعتماد ساتھی تھے اور ایک دوسرے کے بعد اپنے فرائض کو احسن طور پر

انجام دیتے تھے ،

(۳) امامؑ کی زندگی کا تیسرا دور ۳۲۹ھ سے شروع ہوکر ابھی تک جاری ہے اس دور کو غیبتِ کبریٰ کہتے ہیں ــــــــ اس کی انتہا سے علاوہ کوئی نہیں جانتا حضرت امام لوگوں اور ان کے اجتماعات میں غیر معروف انداز میں شرکت فرماتے ہیں اور انھیں کوئی بھی نہیں پہچان سکتا ، نیز وہ لوگ جن کی ملاقات امام سے ہوئی ہے انھیں بھی ان کے چلے جانے کے بعد قرائن و علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امام علیہ السلام تھے

انتظار

امامؑ کی غیبت کبریٰ میں (جب وہ ظاہراً لوگوں کے سامنے تشریف نہیں لاتے) مسائل اسلامی سے آشنا فقہائے کرام امام کی نیابت میں اسلامی معاشرہ کی مشکلات کو حل کرتے ہیں اور مصلحتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے امامؑ کے انقلاب کے لئے راہ ہموار کرتے ہیں .

اس زمانہ میں تمام لوگ امام کے انتظار میں بیٹھے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور امامؑ کی آمد کے لئے راہ ہموار نہ کریں اور بالکل غیر متحرک و بیکار رہیں بلکہ "منتظر" انسان تو با امید، متحرک، محنتی ، زیرک ، آگاہ ، امامؑ پر ایمان رکھنے والا ، معتقد ، متعہد اور ، بالآخر انقلابِ امام کے لئے راہ ہموار کرنے والا ہوتا ہے بالکل اُس کوہ پیما کی طرح کہ جو کسی پہاڑ کی چوٹی سر کرنا چاہتا ہو اس کامیابی کو حاصل کرنے کے لئے وہ کوشش کرتا ہے اور ہر وہ چیز

جو اس کامیابی میں اس کی معاون ہو سکتی ہے اسے مہیا کرتا ہے ، اور ظاہر ہے کہ یہ کامیابی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانے سے اُسے حاصل نہیں ہوگی . پس انتظار ہی انسان کو تحرک ، جدوجہد اور نئی فکر عطا کرتا ہے اور اگر معاشرہ سے اس (انتظار) زندگی کے حقیقی رُخ کو اٹھا لیا جائے تو انسان سرد ، غیر متحرک اور ناامید ہو جائیں گے اور اپنے روشن و درخشان مستقبل کی کوئی فکر نہ کریں گے . اسلام میں انتظار کا قانون ایسا ہے کہ جو کبھی بھی دین و مذہب سے جدا نہیں ہوتا نیز انتظار روشن مستقبل اور معاشرہ میں مکمل عدالت کے حکمفرما ہونے کی ضمانت فراہم کرتا ہے اور اسلام اپنی ان مقدس امیدوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے پیروکاروں کی یوں تربیت کرتا ہے کہ وہ تاریکیوں ، ظلمتوں ، دجالوں اور سفیانوں سے جنگ کریں اور ہمیشہ اپنے آپ کو متحرک رکھتے ہوئے ماحول کو ایک جہانی حکومت کی بنیاد کے لئے آمادہ کریں تاکہ خدا کی بنائی ہوئی ایک عظیم شخصیت کے ظہور کے ساتھ اسلام اپنی تمام تر امیدوں کو عملی جامہ پہنا سکے " انشاء اللہ تعالیٰ "

حضرت امامِ زمانہ کے معجزات

اگرچہ حضرت امام زمانہؑ کے معجزات اور تعجب انگیز کام بہت زیادہ ہیں لیکن ہم صرف دو کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں ..

① شیخ طوسیؒ معتضد عباسی خلیفہ کے کارندے " رشیق " سے نقل کرتے ہیں : رشیق کہتا ہے

کہ ایک دن معتضد عباسی خلیفہ نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں سنا ہے امام حسن عسکریؑ کے گھر میں ایک بیٹا ہے تم دو سپاہی ساتھ لو اور جتنا جلدی ہو سامرا امام کے گھر جاؤ، اور اگر جوان گھر میں نظر آئے تو فوراً قتل کر دو اور اس کا سر میرے پاس لاؤ ۔ ہم بڑی تیزی سے گئے اور امام کے گھر کے دروازہ تک پہنچے ۔ ہم نے ایک غلام کو دروازہ پر بیٹھے دیکھا لیکن اس کی طرف توجہ کئے بغیر ہم گھر میں داخل ہو گئے ، گھر بہت خوبصورت تھا اس کے ایک کونے میں موجود ایک کمرے نے ہماری توجہ کو اپنی طرف مبذول کیا، پردہ ایک طرف کیا تو ہمیں ایک بہت بڑا کمرہ نظر آیا جو پانی سے بھرا تھا اس کے اوپر ایک چٹائی تھی جس پر ایک جوان نماز پڑھنے میں مشغول تھا ایک سپاہی کمرے میں داخل ہوا لیکن وہ پانی میں غرق ہونے لگا بڑی مشکل سے ہم نے اسے نجات دی وہ بے ہوش ہوگیا، دوسرا سپاہی پانی میں اترا لیکن وہ بھی غرق ہونے لگا اسے باہر نکالا تو وہ بھی اپنے ہوش و حواس کھو چکا تھا کچھ دیر بعد دونوں کو ہوش آیا، خوف کے مارے ہم وہاں سے سوار ہوئے اور خلیفہ کے محل کی طرف چل دیئے ۔

آدھی رات کو جب وہاں پہنچے تو خلیفہ بیدار اور ہمارا منتظر تھا مکمل واقعہ جب اسے بتایا تو وہ بھی ہماری طرح کانپنے لگا ۔ اور کہا یہ واقعہ کسی کے سامنے نقل نہ کرنا اس راز کو اپنے پاس محفوظ رکھنا اور اگر میں نے سنا کہ تم نے کسی کو یہ واقعہ بتایا ہے تو تمھیں قتل کر دوں گا ۔

لھذا جب تک معتضد عباسی زندہ تھا ہم میں جرأت نہ تھی کہ کسی کو یہ واقعہ بتا سکیں ۔

(۲) علی بن سنان سے منقول ہے کہ قم کے چند لوگ رقم لے کر سامرا روانہ ہوئے تا کہ امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں پیش کریں جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ امام شہید ہو چکے ہیں ۔ کچھ مدت وہ سرگردان اور پریشان رہے پھر انہیں حضرت امام حسن عسکریؑ کے بھائی جعفر کے متعلق بتایا گیا جب انھوں نے اس کے سامنے اپنے آنے کا مقصد نقل کیا تو وہ کہنے لگا کہ وہ رقم

مجھے دیدو میں ہی ان کا جانشین ہوں لیکن انہوں نے کہا امام کو چاہیئے کہ وہ بتلائے ہمارے پاس کتنی ، رقم اور ہر تھیلی میں کس کی رقم ہے ؟ چونکہ پہلے بھی ایسا ہو چکا تھا لہذا جعفر کو غصہ آگیا اور کہنے لگا تم جھوٹ بولتے ہو کہ میرے بھائی اس قسم کی خبریں بھی دیا کرتے تھے ! چونکہ یہ غیب ہے اور غیب صرف خدا جانتا ہے کوئی اور نہیں جانتا ۔ لیکن یہ ثابت قدم رہے اور اصرار کرتے رہے بالآخر جعفر نے خلیفہ کے پاس ان کی شکایت کی خلیفہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رقم جعفر کو دے دیں مگر انھوں نے کہا کہ یہ رقم ہمارے پاس امانت ہے اور سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ اگر امام کے جانشین مل جائیں تو انکو دیں ۔ وگرنہ ان کے مالکوں تک واپس پہنچادیں ۔ خلیفہ نے ان کی بات مان لی اور انہیں آزاد کر دیا لیکن ۔ جب انھوں نے شہر سے جانے کا ارادہ کیا تو ایک جوان انکے پاس آیا اور کہنے لگا (امامؑ نے آپ کو بلایا ہے) وہ سب لوگ خوش ہو گئے اور اس کے ساتھ امام حسن عسکریؑ کے گھر کی طرف چل دیئے وہاں ایک جوان کو دیکھا جس کے چہرے پر امامت کے آثار نمایاں تھے انہوں نے وہی بات جو جعفر سے کہی تھی امام کی خدمت میں بھی عرض کی حضرت امامؑ مسکرائے اور فرمایا تشریف رکھیں میں تمہیں ہر ایک سے متعلق بتاتا ہوں ۔ پس آپ نے رقوم کی تھیلیوں کے مالکوں کے نام لیے اور بتایا کہ ہر تھیلی میں کتنی مقدار رقم موجود ہے ہمیں نہایت خوشی ہوئی کہ ہمیں اپنا گمشدہ گوہر مل گیا ہے ۔ ہم نے تھیلیاں نکالیں اور حضرت امامؑ کی خدمت میں پیش کر دیں کچھ مسائل دریافت کیئے حضرت امامؑ نے ان کے جوابات دیئے ، اور فرمایا : آج کے بعد رقم یہاں نہ لانا بلکہ بغداد میں معیّن شدہ وکیل سے رابطہ قائم کرنا ۔ اور جو سوال ہو اس تک پہنچانا اور وہ جواب آپ تک پہنچا دے گا

ہم سب نے امام سے خدا حافظ کہا ۔ باہر آئے اور اس عظیم نعمت پر خدا کا شکر ادا کیا ۔

وہ لوگ جو امامؑ کی خدمت میں پہنچے ہیں

اگرچہ امامؑ نے غیبت کبریٰ میں لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کیا اور عموماً لوگ آپ کی ملاقات سے محروم رہے ہیں مگر پاک وصاف دل اور آپ کے عاشق لوگوں نے بہر حال کبھی کبھی آپکی زیارت کی اور باتیں سنی ہیں۔ ہم چند ایک کی طرف اشارہ کرتے ہیں

(۱) شمس الدین ولد اسماعیل ہرقلی کہتا ہے کہ میرے باپ کے پاؤں میں زخم تھا وہ کیسے درست ہوا. اس کی داستان میرے والد نے مجھے یوں سنائی ہے:

میری ران میں جوانی کے وقت ایک زخم تھا. جس میں پیپ پیدا ہو چکی تھی اور اس سے مجھے سخت تکلیف ہوتی تھی ایک دن میں اپنے دوست سید رضی الدین طاووس کے ہاں حلّہ گیا اس نے مختلف طبیب جمع کیئے تاکہ میرے زخم کا علاج کریں. جب انہوں نے معائنہ کیا تو مجھے جواب دے دیا کیونکہ ان کی نظر میں اس کا اگر آپریشن کیا گیا تو ایک رگ کٹ جائے گی اور اس سے موت واقع ہو سکتی ہے. پھر ایک سال بعد سیّد مجھے بغداد لے گیا وہاں کے اطباء سے بات ہوئی تو انھوں نے بھی وہی جواب دیا جو حلّہ کے طبیب دے چکے تھے۔

میں ایک دن پریشانی کے حالت میں آئمہ کی زیارت کے لیے سامراء گیا رات کو وہاں قیام کیا امام زمانہؑ مسجد طلب کی جب صبح ہوئی تو میں دریائے دجلہ کی طرف گیا. شلوار دھوئی اور غسل کیا تاکہ دوبارہ زیارت کر سکوں، راستہ میں دو سوار مجھے ملے میں سمجھا یہ جنگلوں میں رہنے والے عرب ہیں، انھوں نے

مجھے سلام کیا اوران میں سے ایک نے مجھے کہا میرے قریب آؤ میں نے چونکہ ابھی لباس دھویا تھا اور جنگلی عربوں کو ہم پاک نہیں سمجھتے تھے اس خوف سے قریب نہ گیا کہ میرا لباس تر ہے اور اگر اس کا ہاتھ لگ گیا تو لباس اور بدن دونوں نجس ہو جائیں گے ۔

میں ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک اس نے مجھے اپنی طرف کھینچا اور میرے زخم پر ہاتھ رکھ کر زور سے دبا دیا اور درد کی وجہ سے میری چیخ نکل گئی پھر اس نے ہاتھ اٹھا لیا اور کہا: اے اسمٰعیل آرام گیا ہے اب پریشان نہ ہوں پھر کبھی درد نہ ہوگا مجھے سخت تعجب ہوا کہ انہوں نے میرا نام لیکر مجھے کیونکہ آواز دی میں ابھی اسی سوچ میں گم تھا کہ انہوں نے خدا حافظ کہا اور چل دیئے میں نے اپنے آپ سے کہا یہ کہیں میرے امام نہ ہوں میں بھی ان کے پیچھے چل دیا اور التماس کی کہ آپ ٹھہریں ۔ اچانک میری طرف دیکھ کر انھوں نے فرمایا اے اسماعیل چلے جاؤ میں نے یہ بات گویا نہ سنی تھی اور اسی طرح ان کے پیچھے بھاگنے لگا، دوسرا آدمی جو حضرت امام کے ساتھ تھا کہنے لگا اے اسماعیل چلے جاؤ اپنے امام کی اطاعت کیوں نہیں کرتے ؟ مجھے اس وقت یقین آگیا کہ وہ اس امت کے امام اور سرپرست ہیں ، میں رک گیا اور دیکھتا رہا کچھ دیر بعد وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے ۔

شمس الدین کہتا ہے کہ اس کے بعد میرا باپ ہمیشہ سامراء جاتا کہ شاید پھر امام کی زیارت ہو جائے لیکن دوبارہ زیارت نہ ہو سکی اور یہ شوق زیارت کی حسرت دل میں لئے اس دنیا سے رخصت ہو گیا ۔

۲ ۔ سیّد محمد جَبَلُ عاملی :۔ اپنے ایک سفر کا تذکرہ کرتے ہیں :

ایک سال مشہد گیا رقم کم تھی لہٰذا بڑی مشکل سے وقت گذرا یہاں تک کہ قافلہ کے چلنے کی ،

باتیں سننے لگا اور میں! میرے پاس اتنی غذا بھی نہیں تھی کہ سیر ہو کر کھا سکوں حرم گیا اور خوب جی بھر کے رویا پھر ارادہ کیا کہ بہر صورت اپنے آپ کو قافلہ تک پہنچاؤں کیونکہ اگر رک جاتا تو موسم سرما قریب تھا اور میں سردی کی وجہ سے مر جاتا۔

اسی حال میں چل دیا لیکن راستہ گم کر بیٹھا میں نے اپنے آپ کو خشک اور جلا دینے والے صحرا میں پایا، بھوک کی وجہ سے بے حس و حرکت تھا تلاش و کوشش کے باوجود کھانے کے لئے گھاس بھی نہ مل پایا۔ رات ہو گئی اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا، وحشی جانوروں کی آوازوں نے مجھے سخت وحشت میں مبتلا کر دیا میں نے رونا شروع کر دیا اور اپنے آپ کو موت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھوڑی دیر بعد چاند طلوع ہوا اور جانوروں کی آوازیں ختم ہو گئیں اچانک میری نظر ایک بلندی پر پڑی وہاں گیا پانی کا چشمہ موجود تھا پانی پیا اور وضوء کر کے نماز پڑھی اب بھوک کی وجہ سے میرے جسم میں حرکت کی طاقت موجود نہ تھی وہاں پر ہی موت کے آنے کی انتظار کرتے ہوئے لیٹ گیا، اچانک ایک سوار کو میں نے دیکھا جو میری طرف آ رہا تھا اپنے آپ سے میں نے کہا شاید چور ہے اور چونکہ میرے پاس کوئی چیز نہیں لہذا غصّے کی وجہ سے مجھے قتل کر دیگا لیکن جب قریب پہنچا اور مجھے سلام کیا میں نے جواب دیا تو معلوم ہوا کہ وہ چور نہیں ہے۔

اس مجھے کہا کیا کرتے ہو؟ کمزوری اور ناتوانی کے ساتھ میںنے جواب دیا۔ مجھے سخت بھوک لگی ہے اور راستہ بھی گم کر بیٹھا ہوں۔ اس نے کہا تیرے پاس چند خربوزے ہیں پھر کیوں بھوکا ہے؟ میں چونکہ ساری جگہیں گھوم بیٹھا تھا اور مجھے کچھ نہ ملا تھا میں نے سمجھا میرے ساتھ مزاح کر رہا ہے میں نے اس سے کہا میرے ساتھ مزاح نہ کرو اور مجھے اپنے حال پر چھوڑ دو تاکہ مر جاؤں اس نے کہا میں مزاح نہیں کر رہا۔ ذرا اپنے سر کی طرف دیکھو جب میں نے دیکھا تو تین خربوزے موجود تھے اس نے کہا ایک کھاؤ اور دو اپنے پاس رکھو اور سیدھے راستے پر چلتے جاؤ کل غروب کے وقت

ایک خیمے کے پاس پہنچو گے وہ تمھیں قافلے تک پہنچا دیں گے ۔

پس اتنے میں وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا، فوراً میں نے اپنے آپ کو سنبھالا تو معلوم ہوا کہ یہ حضرت امام زمانہؑ تھے ان کے حکم کے مطابق ایک خربوزہ میں نے کھالیا۔ جب کچھ طاقت و توانائی جسم میں پیدا ہو گئی تو وہاں سے دوسرے دونوں خربوزے اٹھا کر چل دیا ۔

دوسرے دن ظہر کے وقت دوسرا خربوزہ کھایا، اور اسی راستے پر چلتا گیا جس طرح انھوں نے فرمایا تھا، غروب کے وقت ایک خیمے کے پاس پہنچا انھوں نے مجھے پکڑا اور خیمے کے اندر لے گئے انھوں نے میری خوب خاطر تواضع کی اور پھر قافلہ تک پہنچا دیا

کیاایک انسان اتنی زیادہ عمر پا سکتا ہے؟

علم طب کی روشنی میں انسانی بدن کا ڈھانچہ کروڑوں نسوں اور رگوں پر مشتمل ہے اور زمانہ کے ساتھ ساتھ کچھ نسیں فرسودہ ہو جاتی ہیں، اور ان کی جگہ نئی پیدا ہو جاتی ہیں اور اس طرح زندگی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

البتہ جو چیز انسان کو فرسودہ اور بوڑھا کرتی ہے اور رگوں وغیرہ کو کام سے روک کر موت کو دعوت دیتی ہے وہ مضر جراثیم ہیں جو مختلف راستوں سے انسانی بدن میں داخل ہو کر ان رگوں سے جنگ کرتے ہیں اور انہیں ختم کر دیتے ہیں۔

علم طب گواہ ہے کہ اگر انسان مضر مادوں سے کاملاً آگاہ ہو اور جسم و غذا کی تندرستی و سلامتی کا خیال رکھے تو اس کی عمر زیادہ ہو سکتی ہے اور جلدی بڑھاپے سے دوچار نہیں ہوگا

دوسری طرف اہل علم حضرات نے مختلف تجربوں سے کچھ جانوروں کی زندگیوں میں کئی گنا اضافہ کیا ہے اس اعتبار سے انسان اگر علم طب کے قوانین کی پابندی کرے تو کئی صدیاں زندہ رہ سکتا ہے

ایک عالم علمی راز سے آگاہ ہونے کے لئے کئی سال محنت کرتا ہے لیکن امام زمانہ؏ کا تمام علمی ذخیرہ تو خدا کی طرف سے ہے انہیں اس لمبے راستے کو طے کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ سو سال کے دورے کو ایک لحظے میں طے کر کے نتیجے تک پہنچ سکتے ہیں۔

اس صورت میں امام؏ کو کوئی علمی مشکل نہیں ہے وہ خدا کی طرف سے عطا شدہ وسیع

علم کی بنا پر کئی کئی سال تک سلامتی کے ساتھ زندہ رہ سکتے ہیں ۔
اور پھر امام زمانہ ؑ کی طولانی عمر حضرت ابراہیم ؑ کے لئے آگ کے سرد ہونے ، حضرت موسیٰ ؑ کے لئے دریائے نیل میں شگاف اور عصا کے اژدھا بننے اور اس قسم کے دیگر واقعات جو خدا کی طاقت و قدرت پر دلالت کرتے ہیں، سے زیادہ تعجب انگیز تو نہیں ۔
ان مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن و تاریخ نے چند گزشتہ انبیاء کرام اور عام لوگوں کی طولانی زندگیوں کا تذکرہ کیا ہے مثلاً حضرت نوح ؑ ۹۵۰ سال ، حضرت لقمان ۴۰۰۰ سال ، بخت النصر ۱۵۰۰ سال ، حضرت سلیمان تقریباً ۷۱۲ سال ، فیروز رائے ہندوستان کے بادشاہ نے تقریباً ۷۵۲ سال ، اس دنیا میں گذارے ہیں ۔
یہ تمام چیزیں اور نمونے گواہ ہیں کہ انسان کا طولانی عمر ہونا ہر زمانے میں ممکن ہے اور یہ علم و دانش کے خلاف نہیں ہے

امام زمانہ کس طرح دنیا کی بڑی طاقتوں پر کامیابی حاصل کریں گے

جس زمانے میں دنیا کے اندیشمند حضرات تباہ کن اسلحہ بنانے میں ایک دوسرے سے سبقت

ے جانے میں کوشاں ہوں گے تو صلح وسکون نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہوگی۔

دنیا جنگ اور ظلم کی آگ میں جھلس رہی ہوگی اور قدرتمند ممالک جنگ اور دوسرے ممالک کے امور میں مداخلت کے ذریعہ اپنی سرزمین کو وسیع کرنے کی فکر میں ہونگے،
ان حالات میں لوگوں کی زندگی نا امیدی کا شکار ہوگی. فسادات و بے راہ روی کا دامن وسیع ہوتا چلا جائیگا، تو اس وقت معاشرہ ایک عادل اور جنگ و تجاوز سے دور، حکومت کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوگا۔

تمام ملتیں اپنی حکومتوں سے تنگ آجائیں گی اور فساد و ظلم کی زیادتی پورے جہان کو ایک دھماکے لئے آمادہ کرے گی ـــــ بالکل اسلام کے ابتدائی دور کی طرح کہ جب حجاز میں مسلسل کئی سو سال تک جاہلیت اور ظلم و ستم کی حکمرانی تھی، یہ پیغمبر اسلام کی رسالت کے لئے موزوں وقت اور بہترین ماحول تھا جس کی وجہ سے عام محروم و مظلوم لوگ اسلام کی دعوت اور آواز پر لبیک کہتے ہوئے گروہ در گروہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

اگر ہم دنیا میں رونما ہونے والے انقلابات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اکثر رہبران انقلاب کی کامیابی کا راز معاشرہ میں موجود مناسب حالات تھے لوگ اپنی حکومتوں سے تنگ آچکے تھے لہٰذا انہوں نے انقلابی رہنماؤں کا ساتھ دیا۔

اسی طرح حضرت امام مہدیؑ کے انقلاب کی بنیاد بھی بالکل طبعی ہوگی اور معاشرہ کے حالات ہوں گے ۔ چونکہ امام کا انقلاب ایک خاص علاقے کا نہیں پورے جہان کا انقلاب ہوگا لھٰذا پوری دنیا کے حالات اس قسم کے ہوں گے اور سرور کائنات کے فرمان کے مطابق یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہے جب ظلم و ستم، فساد و تباہی نے پورے جہان

کو گھیر لیا ہو ۔ اور حکومتوں کے دباؤ نے ذہنی طور پر عوام کو اس عظیم دھماکے کی راہ پر ڈال دیا ہو ۔ تاکہ تمام لوگ اس کی طرف (امام مہدی عج) دستِ نیاز بڑھائیں اور دل و جان سے اس کی دعوت قبول کریں بالکل اس طرح کہ جب درخت کی ٹہنی پر پھل پک چکا ہو تو تھوڑا سا ٹہنی کو ہلانے سے وہ زمین پر گر جاتا ہے ان حالات میں اگرچہ دنیا کی قدرت مند اور سپر طاقتیں اسلحہ سے لیس ہی کیوں نہ ہوں وہ قتل و کشتار کے ذریعے ان کے انقلاب کو روک نہ سکیں گی ۔

اس زمانہ میں دنیا شکست اور روحانی بے چینی سے دوچار ہوگی اور اُسے ایک عظیم رہبر کی ضرورت ہوگی ایسا رہبر جو تاریخ اور انسانی تمدن سے کاملاً آگاہ ہو اور اس نے کئی سو سال سے اُن تاریخی تبدیلیوں کو بچشمِ خود دیکھا ہو اور تمام تر مظالم کا نزدیک سے مشاہدہ کیا ہو ،

اور وہ (حضرت مہدیؑ) خدا کی طرف سے مأموریت کا حکم نامہ وصول کرتے ہی عدالت و انسانیت کی آواز بلند کرینگے اور تاریخ کے محروم مستضعف اور مظلوم افراد کو اپنے گرد جمع کرکے ظالم حکومتوں کا خاتمہ کرینگے ۔

اور پوری دنیا میں ایک عظیم حکومت تشکیل دیکر لوگوں کی صلاحیات کو مجتمع کریں گے ، اور پہلے جو ایک دوسرے کو ختم اور نابود کرنے میں صرف ہوتی تھیں اب ایک دوسرے کی آسائش اور آرام میں خرچ کرنے کی ترغیب اور دعوت دیں گے اور ایسی دنیا کو وجود بخشیں گے جو درخشان ، روشن ، خوف و ترس سے دور ، الٰہی نعمتوں اور آسائش و آرام سے سرشار ہوگی ۔

• • •

مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجئے

۱ ـــ: عباسی خلفاء حضرت امامؑ کی جستجو میں کیوں تھے ؟
۲ ـــ: امام کی ولادت دوسرے آئمہ سے جدا کیوں تھی ؟
۳ ـــ: جناب نرجس کا واقعہ کیا تھا ؟
۴ ـــ: امام کی غیبت صغریٰ وکبریٰ کیسے تھی ؟
۵ ـــ: امام کے جانشینوں کو کن خصوصیات کا حامل ہونا چاہیئے ؟
۶ ـــ: ایک انسان اتنی عمر کیسے پا سکتا ہے ؟
۷ ـــ: امام دنیا کی طاقتوں پر کیسے کامیابی حاصل کریں گے ؟

مشخصات امامؑ

نام	م ح م د
لقب	ہادی و مہدی و قائم
کنیت	اباالقاسمؑ
والد کا نام	امام حسن عسکری علیہ السلام
والدہ کا نام	جناب نرجس خاتون
ولادت	۲۵۶ سنہ ہجری قمری ۔

"تمام شد"